ہم پانچ بھائی ہیں جو کہ سب الگ رہتے ہیں میں والد صاحب کے ساتھ
ایک ہی گھر میں رہتا ہوں اپنی فیملی کے ساتھ میری بھابی بھی رہتی
ہیں اور ہم جس گھر میں رہائش پذیر ہیں وہ گھر چھوٹا ہے ہم اپنی
جانب سے والد صاحب کے ساتھ ہر طرح کی صلہ رحمی کرتے ہیں
اور انھیں شکایت کا کوئی موقع نہیں دیتے۔ اور ہمیں بھی والد صاحب
سے کوئی شکایت نہیں سوائے اس کے کہ ہم کو صحبت اختیار کرنے کا
ٹائم نہیں ملتا۔ بہت دن گزر جاتے ہیں جسکی وجہ سے
ہم میاں بیوی پریشان رہتے ہیں۔ سب بھائی ابو کو اپنے گھر رہنے
کے لیے بلاتے ہیں۔ مگر ابو نہیں جاتے جبکہ ابو کو ہماری اس پریشانی
کا علم ہے۔ میں اپنی جانب سے سب کوشش کر چکا ہوں۔ ابو کو
سمجھانے کی اور بھائیوں نے بھی ابو سے بات کی ہے مگر ابو نے
صاف کہہ دیا ہے اگر آپ کو پریشانی ہو تو آپ الگ چلے جاؤ
میں اکیلا گھر میں رہ لوں گا

اب آپ بتائیں ان حالات میں اگر میں والد صاحب کو چھوڑ کر الگ
گھر میں چلا جاتا ہوں تو اسمیں میری کوئی پکڑ تو نہیں۔ کہیں میں گنہگار
تو نہیں ہونگا برائے مہربانی آپ اسلامی رو کے حساب سے اس مسئلے کا
حل لکھ دیں

جزاکم اللہ خیر

7-9-2023

سب ابو کو بہت سمجھاتے ہیں کہ اس گھر کو کرائے پر دے کر بڑا
گھر لے لیں یا پھر اس کو بیچ کر دیں اور آپ سب بیٹوں کے پاس
رہیں مگر ابو کسی بات پر بھی راضی نہیں۔

جواب منسلکہ صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

جامعۃ السعید کراچی
دار الافتاء
اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

شرعاً والد اور بیوی ہر ایک کے جداگانہ حقوق کی ادائیگی آدمی کی ذمہ داری ہے، کسی ایک کی خاطر دوسرے کی حق تلفی جائز نہیں، لہٰذا صورت مسئولہ میں سائل کے لیے اس گھر میں رہتے ہوئے بیوی کے حقوق ادا کرنا مشکل ہیں تو الگ رہائش اختیار کرنے میں شرعا کوئی قباحت نہیں، صرف رہائش الگ کرنے سے والد کی حق تلفی لازم نہیں آتی، بشرطیکہ سائل اپنے والد کے تمام حقوق کی ادائیگی (مثلاً خدمت، محتاج ہونے کی صورت میں نان نفقہ اور ادب واحترام) میں کوئی کمی نہ کرے۔ تاہم کوشش کرے کہ والد کے قریب ہی رہائش اختیار کرے۔

**قال الله تعالیٰ**

{وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (23) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا } [الإسراء: 23، 24]

**الفتاوى الهندية (1/ 556)**

تجب السكنى لها عليه في بيت خال عن أهله وأهلها إلا أن تختار ذلك كذا في العيني شرح الكنز

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

**محمد طاہر عفی عنہ**

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

۲۷ صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

۱۴ ستمبر ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دارالافتاء
فتوی نمبر 1915
مؤرخہ ۱۴۴۵-۲/۳۰
۲۰۲۳-۹-۱۷
جامعۃ السعید کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

رئیس دارالافتاء
جامعۃ السعید کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان